بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۵۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۸ فتح ۱۳۴۶ہش ۔ ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۷۷

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ ۲۰ رمضان المبارک کو نماز فجر کے بعد مسنون طور پر اعتکاف کا عشرہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو دوست مسجد مبارک میں اعتکاف کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنی جماعت کے صدر کی تصدیق سے درخواست بھجوا دیں۔ منظور شدہ درخواستوں کی فہرست الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

— ربوہ — اللہ تعالیٰ نے ۲۱ نومبر کے روز مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب ابن محترم سید عزیز احمد شاہ صاحب مرحوم کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی بھتیجی اور سید بشیر احمد شاہ صاحب مینجر دواخانہ خدمت خلق کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے۔ اور والدین کے لئے مونس لطف خیر و برکت کا موجب بنائے۔

— ربوہ — مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ حلیمہ مرتضٰی صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام مرتضٰی صاحب وکیل القانون تحریک جدید کا نکاح عزیز ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ابن مکرم چوہدری عزیز اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ وزیر آباد کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ حضور نے اس موقعہ پر ایک لطیف خطبہ بھی ارشاد فرمایا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

— خاکسار کی اہلیہ دو بارہ بعارضہ نمونیہ دس یوم سے بیمار ہیں۔ کمزوری اور ضعف بہت زیادہ ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام جملہ احباب جماعت سے مودبانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبد الرشید ارشد مربی سلسلہ احمدیہ مردان)

— حضرت المصلح الموعود کا ارشاد ہے:

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دستور کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کے نفس پر روزہ گراں ہے، وہ خدائی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں دلاور ثابت کرے

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔

اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا پاک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔ اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اور اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور اس حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔

جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا، اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء

نشانات

(۹)

پیشگوئی کے آخری حصہ میں یہ چند واضح نشانات ہیں :-

۱۔ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔
۲۔ تیری نسل بہت ہوگی ..... میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔
۳۔ اور برکت دوں گا۔
۴۔ ہر شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔
۵۔ خدا ..... تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیگا۔
۶۔ مخالفوں کو ناکام کرے گا تجھے بکلی کامیاب کریگا۔
۷۔ تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان میں کثرت بخشونگا۔
۸۔ وہ غالب رہیں گے۔
۹۔ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔
۱۰۔ وہ ..... تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

نشانات کا یہ عشرہ ہے جو بادی النظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور جو ان پیشگوئیوں میں "پسر موعود" کی پیشگوئی کے علاوہ ہے تاہم اس سے الگ نہیں بلکہ اس کا مؤید ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔

پوری عبارت اس طرح ہے :-

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرونگا
..... تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا
اور برکت دونگا۔ مگر بعض ان میں کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور
تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی ..... تیری ذریت
منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔"

(تذکرہ صہ ۱۴۵)

یہ نشان اب ظاہر و باہر ہے کہ ہمیں زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ آپ کی نہ صرف اولاد نیکو کار ہے بلکہ آپ کے پوتے پوتیاں اور دھتے دھتیاں بھی اللہ تعالے کے فضل سے باوجود کثرت کے سب کے سب سلسلہ کے خادم ہیں۔ اور کسی نہ کسی طرح دین کی خدمت سے وابستہ ہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ دینی عقائد اور باہمی اخوت اور محبت میں کوئی خاندان اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتا۔ اور پھر اللہ تعالے کے فضل سے اتنا بڑا خاندان مرفح الحال ہے۔ ان میں سے کوئی مرد بھی ایسا نہیں جو کسی پہلو سے محروم ہو۔

"میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا"

سب دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا لفظاً لفظاً پورا ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ دو تین پشتوں ہی میں آپ کی ذریت خدا تعالے کے فضل سے اتنی کثرت حاصل کر چکی ہے۔ اور اتنا دینی اور دنیوی وقار اس کو ملا ہے کہ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور ابھی ایسے آثار پیدا ہو گئے ہیں کہ آپ کی ذریت کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ اس نشان سے المصلح الموعود کی پیدائش کا بھی تعین ہو جاتا ہے کہ وہ آپ ہی کی ذریت سے ہو گا۔ کیونکہ آپ کی تمام ذریت نے بلا استثناء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو المصلح الموعود تسلیم کیا ہے۔ یہ ایک نہایت اہم اور محکم شہادت ہے۔ اس سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے۔ جو چڑھے ہوئے سورج کو نہ دیکھ سکتا ہو۔ اور روز روشن کو تاریک رات خیال کرتا ہو۔

ایک مامور من اللہ کو یہ اطلاع دینا کہ تیری ذریت کو بڑھاؤں گا۔ اور اس کو برکت دوں گا۔ یہی معنی رکھتا ہے۔ کہ آپ کی ذریت نہ صرف بکثرت ہوگی بلکہ وہ نیکوکار بھی ہوگی۔ اور یہ کہنا کہ وہ کبھی منقطع نہ ہوگی۔ بلکہ ہمیشہ سرسبز رہے گی اس کے یہی معنی ہیں کہ ایسی ذریت آپ کے عقائد پر ثابت قدم رہے گی۔ اور صراط مستقیم پر قائم ہوگی۔ ورنہ اگر آپ کی ذریت میں سے کوئی گمراہ ہونا ہوتا۔ تو اللہ تعالے صاف صاف لفظوں میں بتا دیتا۔ جیسا کہ اس نے بتا دیا ہے۔ کہ بعض ان میں کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ چنانچہ ایک لڑکا کم عمری میں فوت ہوا۔ یہ بھی اس نشان کی حقانیت پر ایک واضح دلیل ہے۔

جو لوگ اس لڑکے کی وفات کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اس سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئی کو زیادہ مشہور کرنے کے لئے بعض پہلو اخفاء میں رکھے جاتے ہیں۔ جو اس وقت کھل جاتے ہیں۔ جب پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اگر پہلے لڑکے کا واقعہ نہ ہوتا۔ تو مخالفین میں پیشگوئی اتنی شہرت حاصل نہ کرتی۔ یہ اللہ تعالے کی سنت کے مطابق ہوا ہے۔ (باقی)

ہو شیشہ دھندلا تو رستہ نظر نہ آئے گا

تری گلی میں جو آکر صدا لگائے گا
فقیر ساری منہ مانگی مرادیں پائے گا

ہے احتیاج ادھر اس طرف ہے جود و سخا
جو آئے گا تہی دامن وہ بھر کے جائے گا

نہ زشت خوئی سے دنیا کی میل لا دل پر
ہو شیشہ دھندلا تو رستہ نظر نہ آئے گا

نہ سن ہزار سنائے تجھے کوئی منکر
نہ کہہ وہ قول کسی کا جو دل دکھائے گا

وہ کر جو ہے ترے نزدیک واجب و معروف
ہزار کوئی کہے تو صلہ نہ پائے گا

گزارنا ہے تو ہنس بول کر گزار لے
جو لمحہ جائے گا پھر لوٹ کر نہ آئے گا

تو حسن خلق سے دشمن کے دل میں گھر کر لے
نصیر تیر محبت خطا نہ جائے گا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

رمضان المبارک کی برکات کے حصول کے سات ذرائع

قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر تدبّر

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کو خاص برکات کا مہینہ قرار دیا ہے اس کی برکات بے شمار ہیں۔ یوں تو طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے لحاظ سے اس مہینے کے ایام بھی باقی مہینوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اس ماہ کی راتیں بھی باقی مہینوں کی راتوں کی طرح چاند کی چاندنی سے حصہ لیتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور اس کی رحمتوں کے نزول کے باعث یہ مہینہ، اس کے دن اور اس کی راتیں خاص برکتوں کے حامل ہیں۔ جس مکان میں خدا کا نور نازل ہو اور جس دن اور زمانہ میں اس کے فضلوں کی بارشوں کا نزول ہو وہ مکان اور وہ زمانہ بابرکت قرار پاتے ہیں۔ اس مکان اور اس زمانہ سے برکتوں کی وابستگی کے باعث بعد میں آنے والے بھی ان سے حصہ لیتے ہیں اس زمان اور مکان سے تعلق کے نتیجہ میں برکات کا حصول ممکن ہو جاتا ہے انہی معنوں میں مکانات بابرکت ہوتے ہیں اور ایام و شہور بابرکت قرار پاتے ہیں اسی طور پر ہم ماہِ رمضان کو مبارک مہینہ قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی برکتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی برکات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ صلحاءِ امت نے اپنے تجارب کے نتیجہ میں رمضان کی برکات کے تذکرے کئے ہیں۔ پس رمضان المبارک غیر معمولی برکتوں کا مہینہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان بابرکت ایام سے ہم کن ذرائع سے استفادہ کر سکتے ہیں اور کن وسائل کے استعمال سے ہمیں ان برکتوں سے حصہ مل سکتا ہے ورنہ کسی مکان یا کسی مہینہ کا اپنی ذات میں بابرکت ہونا حق اور بجا بھی ہو مگر ہم ان برکتوں سے استفادہ نہ کر سکیں تو ہمیں کیا خوشی ہو سکتی ہے؟ بہت سے مسلمان کہلانے والے لوگ ہیں جن کے لئے سالہا سال رمضان المبارک آتے رہے مگر وہ جوں کے توں ہی محروم رہے۔ موسمِ بہار آتا رہا مگر ان کے شجرِ روحانیت میں کوئی ترو تازگی پیدا نہ ہوئی خود سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص بڑا بدقسمت ہے کہ اس پر زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا مگر اس نے اپنے رب سے مغفرت حاصل نہ کر لی۔ پس رمضان تو بڑا بابرکت مہینہ ہے مگر قابلِ توجہ یہ امر ہے کہ ہم اس کی برکتوں میں کن ذرائع سے حصہ دار بنیں، پھر ذرائع و اسباب کی موجودگی بھی روحانی اثرات پیدا نہیں کرتی جب تک انسان نیّت اور عزم کے ساتھ ان سے فائدہ حاصل کرنے کا فیصلہ نہیں کر لیتا۔ اور ان ذرائع سے استفادہ کرنے کے لئے کمرِ ہمت کس نہیں لیتا۔ اس لئے ان برکتوں سے بہرہ یاب ہونے کے لئے بنیادی بات یہ ہے کہ انسان صدقِ دل اور خالص نیت سے ان سے فائدہ حاصل کرنے کا عزم کرے۔ اسلام میں ظاہری عمل کے روحانی نتائج نیتوں کے مطابق نکلتے ہیں۔ اچھا کام اچھی نیت سے کرنے والے کو ہی روحانی فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ رمضان کی برکتوں سے بہرہ مند ہونے کے لئے نیت رکھے اور پورے عزم سے ان برکات سے حصّہ وافر پانے کے لئے جدوجہد کرے۔

رمضان المبارک کی برکتوں سے حصہ پانے کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کا ذکر ان الفاظ سے شروع فرمایا ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

کہ تم رمضان کے بابرکت ہونے کا تصوّر اس سے کر لو کہ رمضان میں نزولِ قرآن ہوا ہے۔ گویا دنیا جہان کی عظیم ترین برکت رمضان سے وابستہ ہے۔ اس حصہ آیت کی تفسیر مختلف پہلوؤں سے کی گئی ہے۔ اوّل یہ کہ رمضان کا نتیجہ نزولِ قرآن ہے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قلبی سوزش اور بنی نوع انسان کی تاریک حالت کا تقاضا ہوا کہ ایسی نورانی اور برکتوں سے معمور کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ رمض کا لفظ تمازت اور شدتِ گرمی کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس حصۂ آیت کے یہ معنے بھی کئے گئے ہیں کہ قرآن مجید میں رمضان کے فضائل کا تذکرہ ہے۔ ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ رمضان میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ تفسیر کے ہر پہلو سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ رمضان کی برکات کی قرآنِ مجید سے شدید وابستگی ہے اسی لئے سمجھنا چاہیئے کہ رمضان کی خاص برکتوں کے حاصل کرنے کا اوّلین ذریعہ قرآن مجید ہے۔ پھر قرآن مجید کی لازوال برکتیں ہر مہینے اور ہر سال اور سب زمانوں پر حاوی ہیں۔

قرآن کریم کے ذریعہ رمضان المبارک کی برکتیں حسبِ ذیل پانچ طریقوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں:۔

(۱) ایامِ رمضان میں قرآنِ پاک کی تلاوت معمول سے زیادہ اور بکثرت کی جائے دن کے اوقات میں بھی اور رات کی گھڑیوں میں بھی۔ ان راتوں میں تہجد یا تراویح کا خاص اہتمام بھی کثرتِ تلاوتِ قرآنِ مجید کے پیشِ نظر ضروری ہے۔

(۲) ان پُرنور ایام میں قرآن مجید کے معانی اور حقائق و معارف پر خاص تدبّر کیا جائے۔ قرآن مجید کے لفظوں کا پڑھنا بھی موجب ثواب ہے مگر اس کے معانی اور مطالب کو سمجھے بغیر صحیح مقصد پورا نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے معانی کو جاننا اور اس کی آیات پر تدبّر کرنا بھی لازمی ہے۔ بعض صلحاء کا یہ بھی طریق ہے کہ جو مشکل آیات حل طلب ہوتی ہیں وہ ان کے حل کے لئے ان بابرکت ایام میں خاص کوشش و مجاہدہ اور خاص دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر غوامض کھل جاتے ہیں۔ پس آیاتِ قرآنیہ پر تدبّر کرنا بھی برکاتِ رمضان کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

(۳) قرآن مجید عمل کی کتاب ہے اس کے اوامر و نواہی انسان کی زندگی کو درست کرنے کے لئے ہیں۔ یوں بھی علم بغیر عمل کے بے ثمر درخت کے مشابہ ہے۔ رمضان کی برکات سے حصہ وافر کا طریق یہ ہے کہ انسان قرآنی احکام کو اپنی زندگی کا عملی حصہ بنائے اور ان تمام باتوں سے اجتناب کرے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت میں عمل بالقرآن شامل ہے۔

(۴) چوتھا طریقہ جس سے ہم قرآن مجید کے ذریعہ برکاتِ رمضان حاصل کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم ان ایام میں خاص طور پر دوسروں کو قرآن مجید پڑھائیں اپنے گھروں میں، اپنے بچوں کو، اپنے محلہ والوں اور دوسرے لوگوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیں۔ وہ زندگی بخش کتاب جسے اللہ تعالیٰ نے تمام نسلِ انسانی کی ہدایت کے لئے رمضان میں نازل فرمایا ہے اسے ہر وقت پڑھانا بابرکت ہے مگر رمضان کے ایام میں پڑھانا تو اور بھی قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(۵) قرآن مجید کی اشاعت اور غیر مسلموں کے درمیان اس کے مطالب کا پھیلانا بھی بڑی نیکی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے جہادِ کبیر قرار دیا ہے فرماتا ہے

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا
كَبِيرًا ۔ (الفرقان)

یہ اشاعت کئی طور سے ممکن ہے اس کا ترجمہ کیا ہے اس کے مطالب کو تحریر کے ذریعہ پھیلایا جائے۔ اس کے پھیلانے کے لئے مال خرچ کیا جائے اور اسے مطبوعہ شکل میں اہل لوگوں تک پہنچایا جائے۔ غرض اشاعتِ قرآن کے سب طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ رمضان المبارک میں اس پر خاص زور دینا قرب پانے کا خاص ذریعہ ہے۔

اِن پانچ طریقوں سے قرآن مجید کے ذریعہ ہم رمضان المبارک کی برکات سے حصۂ وافر لے سکتے ہیں اور پھر وہ برکات دوامِ قرآن مجید کی طرح دوام اختیار کر لیں گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کی جو اعلیٰ سکیم جاری فرمائی ہے اس میں اگر آپ نے ابھی تک حصہ نہیں لیا تو رمضان المبارک کے ایام میں حصہ لیں اور عزم کر لیں کہ آپ ضرور اس میں حصہ لیتے رہیں گے۔ اپنے گھروں میں بچوں اور بڑوں کو قرآن مجید پڑھائیں

اور کم از کم دو ہفتے سال میں وقفِ عارضی میں جاکر مقررہ جماعت کی تربیت اور انہیں قرآنِ پاک پڑھانے میں صرف کریں۔ یہ سب راہیں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل

کرنے کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔ آمین۔

خاکسار

ابوالعطاء

ہلالِ ماہِ صیام

مُبارک! اُفق پر نیا چاند نکلا۔ جہانوں کو تابندگی دینے والا

دِلوں سے کدُورت کے پردے ہٹا کر محبت کو دُنیا نئی دینے والا

گُل ولالہ و یاسمن چونک اُٹھے ہیں۔ صبا اپنی رفتار سے کہہ رہی ہے

چمن کی روِش پر کوئی آگیا ہے چمن کو نئی زندگی دینے والا

ہلالِ سعادت کے آغاز سے ہی یہ بارانِ رحمت۔ تو قع تھی مُجھ کو

کہ خود تشنگی کو بجھائیگا آکر دل و دیدہ کو تشنگی دینے والا

وہ یثرب کا محبوب بطحا کا والی۔ وہ قوموں کا آقا۔ وہ ملکوں کا محسن!

وہ بھٹکی ہوئی رُوحِ تشنہ لبی کو سُرورِ مئے سرمدی دینے والا

محمدؐ کے محبوب پر دل فدا ہو۔ کہ وہ ہے حقیقت میں خلاقِ عالم

وہ بنجر زمینوں کی قسمت بدل کر کسانوں کو کھیتی ہری دینے والا

اُسی کے کرم پر ہے تقدیرِ ہستی۔ اُسی کے تصرّف میں ہے سارا عالَم

جزا و سزا پر وہی مقتدر ہے۔ وہی لینے والا وہی دینے والا

عبدالسلام اختر۔ ایم۔ اے

درخواستِ دُعا

میرا لڑکا سید ارشد احمد اوورسیر منڈی بہاؤالدین میں سخت بیمار رہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(اہلیہ سید احمد شاہ)

ولادت

۱۵ اکتوبر کے روز مکرم محمود عبداللہ الشبوطی صاحب کو عدن میں اللہ تعالےٰ نے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید بشیر احمد صاحب مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق کا نواسہ اور السید عبداللہ محمد الشبوطی صاحب کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

بہنوں کی خدمت میں بعض گذارشات

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک دن قریب آرہے ہیں اور جن کو بھی اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی انشاء اللہ العزیز کچھ دن کے بعد وہ مرکز میں آئیں گے۔ ان روحانی خزائن سے جن کو تقسیم کرنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے اپنی جھولیاں بھریں گے۔ یہاں کی برکات سے استفادہ کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔ اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بہن بھائیوں کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ آنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ بے شک ہماری بہنیں دُور دُور سے تکلیف اٹھا کر مرکز میں آتی ہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی بھی کچھ اہم ذمہ داریاں ہیں جن کو ادا کرنا ان کا فرض ہے۔ ذیل میں مَیں اپنی بہنوں کی توجہ ان ذمہ داریوں کی طرف کروانا اپنا فرض سمجھتی ہوں۔ تمام عہدہ داران لجنات کو بھی چاہیئے کہ یہاں آنے سے قبل اجلاسوں میں سنا دیں تا بہنوں کے ذہن نشین ہو جائیں۔

۱۔ عورتوں کی سب سے اہم اور بڑی ذمہ داری جلسہ سالانہ کے دنوں میں اپنا اعلےٰ نمونہ پیش کرنا اور پردہ کا خاص خیال رکھنا ہے۔ اس موقع پر دوست بھی جمع ہوتے ہیں دشمن بھی اور ہزاروں کی تعداد میں تماشائی بھی، ایک عورت کی پردہ سے بے پروائی بھی انگشت نمائی کا موجب بن جاتی ہے۔ جلسہ گاہ میں آتے جاتے اچھی طرح نقاب ڈھک کر چلیں۔ بُرقعہ پورا پہنیں یہ نہیں کہ صرف کوٹ پر نقاب پہن لیا۔ بُرقعہ کی غرض زینت کو چھپانا ہے کوٹ پر نقاب پہن کر چلنے سے تو زینت کا اظہار ہوتا ہے۔ بے وجہ بازاروں میں نہ جائیں اگر جانا ضروری ہو تو اپنے گھر کے مردوں کے ساتھ جائیں اکیلی نہ جائیں۔ زنانہ جلسہ گاہ کے قریب کھانے پینے اور ضرورت کی اشیاء کی دکانیں اسی لئے لگائی جاتی ہیں تا ان کو بازار نہ جانا پڑے۔

۲۔ اپنے بچوں کی نگہداشت کا خود خیال رکھیں روزانہ ہی درجنوں کی تعداد میں بچے کھوئے جاتے ہیں اور بہنوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کارکنات کو بھی مشکل پڑتی ہے۔ اگر بہنیں بچوں کا خیال رکھیں اور ان کو اِدھر اُدھر کھیلنے کے لئے نہ چھوڑیں تو پریشانی سے بچ سکتی ہیں۔

۳۔ بہت سی بہنیں آتے ہوئے پورے کپڑے اور بستر وغیرہ ساتھ نہیں لاتیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے تا سردی کے باعث بیمار نہ پڑ جائیں۔

۴۔ بہت سی بہنیں بے وجہ جلسہ گاہ پہنچ کر سٹیج کے ٹکٹ کا تقاضا شروع کرتی اور کارکنات کا وقت بھی ضائع کرتی ہیں۔ یاد رہے کہ سٹیج کا ٹکٹ صرف صحابیات۔ بہت ضعیف خواتین۔ لجنات کی صدر اور سیکرٹری، لجنہ مرکزیہ کی عہدہ داران اور اور امرائے جماعت کی بیویوں کو دیا جاتا ہے۔ جو خواتین اس فہرست میں شامل نہیں ہوتیں ان کو سٹیج کے ٹکٹ کے لئے اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ بے شک ان تین دنوں میں زمین پر بیٹھنے کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے لیکن جن انوار و برکات کے نزول کا مشاہدہ آپ ان مبارک ایام میں کرنا چاہتی ہیں وہ بغیر تکلیف اٹھائے اور قربانی دئے نہیں کر سکتیں۔

۵۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں اپنے وقتوں کو ضائع کرنے سے بچائیے۔ دورانِ جلسہ خاموشی سے تقاریر سننے، سمجھنے اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اِدھر اُدھر پھر کر بے فائدہ باتوں میں وقت نہ ضائع کریں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ رات کو تہجد ضرور پڑھیں۔ اور اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے دعائیں کریں۔

اللہ تعالےٰ ربوہ کی رہنے والی خواتین کو مہمان خواتین کی صحیح طور پر مہمان نوازی کرنے اور اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے اعلےٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور باہر سے آنے والی خواتین کو نظام کی پابندی کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کی برکات سے پورے طور پر بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

انسانی حقوق کا عالمی منشور

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۰ دسمبر ۴۸ء ۱۹ کو انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کر کے اس کا اعلان عام کیا۔ ان صفحات پر اس منشور کا مکمل متن درج ہے اس تاریخی کارنامے کے بعد اسمبلی نے اپنے تمام ممبر ممالک پر زور دیا کہ وہ بھی اپنے ہاں اس کا اعلان عام کریں اور اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں خصوصاً یہ کہ اسے نمایاں مقامات پر آویزاں کیا جائے اور خاص طور پر اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں اسے پڑھ کر سنایا جائے اور اس کی تفصیلات واضح کی جائیں اور اس ضمن میں کسی ملک یا علاقے کی سیاسی حیثیت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔

تمہید

چونکہ ہر انسان کی ذاتی عزت اور حرمت اور انسانوں کے مساوی اور ناقابلِ انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد ہے۔

چونکہ انسانی حقوق سے لاپرواہی اور ان کی بے حرمتی اکثر ایسے وحشیانہ افعال کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔ جن سے انسانیت کے ضمیر کو سخت صدمے پہنچے ہیں اور عام انسانوں کی بلند ترین آرزو یہ رہی ہے کہ ایسی دنیا وجود میں آئے جس میں تمام انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور خوف اور احتیاج سے محفوظ رہیں

چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعہ محفوظ رکھا جائے۔ اگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ انسان عاجز آ کر جبر اور استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہوں۔

چونکہ یہ ضروری ہے کہ قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھایا جائے

چونکہ اقوام متحدہ کی ممبر قوموں نے اپنے چارٹر میں بنیادی انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی حرمت اور قدر اور مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کے بارے میں اپنے عقیدے کی دوبارہ تصدیق کر دی ہے اور وسیع تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کو تقویت دینے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

چونکہ ممبر ملکوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اشتراک عمل سے ساری دنیا میں اصولاً اور عملاً انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا زیادہ سے زیادہ احترام کریں گے اور کرائیں گے

چونکہ اس عہد کی تکمیل کے لئے بہت ہی اہم ہے کہ ان حقوق اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ لیں،

لہذا

جنرل اسمبلی اعلان کرتی ہے کہ

انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصولِ مقصد کا مشترک معیار ہوگا تاکہ ہر فرد اور معاشرے کا ہر ادارہ اس منشور کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے تعلیم و تبلیغ کے ذریعہ ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے اور انہیں قومی اور بین الاقوامی کارروائیوں کے ذریعے ممبر ملکوں میں اور اُن قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں منوانے کے لئے بتدریج کوشش کرے۔

دفعہ ۱۔ تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے اس لئے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیئے۔

دفعہ ۲۔ (۱) ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے ہیں اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قوم، معاشرے، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا

اس کے علاوہ جس علاقہ یا ملک سے جو شخص تعلق رکھتا ہے، اس کی سیاسی کیفیت دائرۂ اختیار یا بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر اس سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائیگا چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا ... سیاسی اقتدار کے لحاظ سے کسی دوسری بندش کا پابند ہو

دفعہ ۳۔ ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق ہے۔

دفعہ ۴۔ کوئی شخص غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جاسکے گا غلامی اور بردہ فروشی چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو ممنوع قرار دی جائے گی۔

دفعہ ۵۔ کسی شخص کو جسمانی اذیت یا ظالمانہ، انسانیت سوز، یا ذلیل سلوک یا سزا نہیں دی جائے گی۔

دفعہ ۶۔ ہر شخص کا حق ہے کہ ہر مقام پر قانون اس کی شخصیت کو تسلیم کرے۔

دفعہ ۷۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حقدار ہیں اس اعلان کے خلاف جو تفریق کی جائے یا جس تفریق کے لئے ترغیب دی جائے، اس سے سب برابر کے بچاؤ کے حقدار ہیں۔

دفعہ ۸۔ ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو اس دستور یا قانون میں دئے ہوئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں، با اختیار قومی عدالتوں سے مؤثر طریقے پر چارہ جوئی کرنے کا پورا حق ہے۔

دفعہ ۹۔ کسی شخص کو محض حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظر بند، یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰۔ ہر ایک شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کا تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے بارے میں مقدمہ کی سماعت آزاد اور غیر جانبدار عدالت کے کھلے اجلاس میں منصفانہ طریقے پر ہو۔

دفعہ ۱۱۔ (۱) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری کا الزام عائد کیا جائے بے گناہ شمار کئے جانے کا حق ہے۔ تاوقتیکہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع نہ دیا جا چکا ہو۔

(۲) کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فروگذاشت کی بناء پر جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے اندر تعزیری جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا کسی تعزیری جرم میں ماخوذ نہیں کیا جائیگا

دفعہ ۱۲۔ کسی شخص کی نجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے گی اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کئے جائیں گے ہر شخص کا حق ہے کہ قانون اسے حملے یا مداخلت سے محفوظ رکھے۔

دفعہ ۱۳۔ (۱) ہر شخص کا حق ہے کہ اسے ہر ریاست کے حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی ہو۔

(۲) ہر شخص کو اس بات کا حق ہے کہ وہ ملک سے چلا جائے۔ چاہے یہ ملک اس کا اپنا ہو۔ اور اسی طرح اسے ملک میں واپس آ جانے کا بھی حق ہے۔

دفعہ ۱۴۔ (۱) ہر شخص کو ایذا رسانی سے دوسرے ملکوں میں پناہ ڈھونڈنے، اور پناہ مل جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے

(۲) یہ حق ان عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لئے استحقاقاً نہیں لایا جا سکتا جو خالصتاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصول کے خلاف ہیں۔

دفعہ ۱۵۔ (۱) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔

(۲) کوئی شخص محض حاکم کی مرضی پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اور اس کو قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۶۔ (۱) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت یا مذہب کی بناء پر لگائی جائے۔ شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملہ میں برابر کے حق حاصل ہیں۔

(۲) نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضا مندی سے ہوگا۔

(۳) خاندان، معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے۔ اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے

دفعہ ۱۷۔ (۱) ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائداد رکھنے کا حق ہے

(۲) کسی شخص کو زبردستی محروم نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۸۔ ہر انسان کو آزادیٔ فکر، آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور پبلک میں یا نجی طور پر تنہا دوسروں کے ساتھ مل جل کر عقیدے کی تبلیغ، عمل، عبادت اور مذہبی رسمیں پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

دفعہ ۱۹۔ ہر شخص اپنی رائے رکھنے اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کرے اور جس ذریعے سے چاہے بغیر ملکی سرحدوں کا خیال کئے علم اور خیالات کی تلاش کرے۔ انہیں حاصل کرے اور ان کی تبلیغ کرے۔

دفعہ ۲۰۔ (۱) ہر شخص کو پُرامن طریقے پر ملنے جلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔

(۲) کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ ۲۱۔ (۱) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے

(۲) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق ہے

(۳) عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہو گی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مساوی رائے دہندگی سے ہوں گے اور جو خفیہ ووٹ یا اس کے مساوی کسی دوسرے آزادانہ طریق رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔

دفعہ ۲۲۔ معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی کہ وہ ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی معاشرتی اور ثقافتی حقوق کو حاصل کرے جو اس کی عزت اور شخصیت کے آزادانہ نشوونما کے لئے لازم ہیں۔

دفعہ ۲۳۔ (۱) ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب و معقول شرائط اور بے روزگاری کے خلاف تحفظ کا حق ہے

(۲) ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لئے مساوی معاوضہ کا حق ہے۔

(۳) ہر شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب و معقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لئے باعزت زندگی کا ضامن ہو اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے

(۴) ہر شخص کو اپنے مفاد کے بچاؤ کے لئے تجارتی انجمنیں قائم کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۲۴۔ ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے۔ جس میں کام کے گھنٹوں کی حد بندی اور تنخواہ کے علاوہ مقررہ وقفوں کے ساتھ تعطیلات بھی شامل ہیں۔

دفعہ ۲۵۔ (۱) ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت اور فلاح و بہبود کے لئے مناسب معیار زندگی کا حق ہے۔ جس میں خوراک، پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات شامل ہیں اور بے روزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا یا ان حالات میں روزگار سے محرومی جو اس کے قبضہ قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔

(۲) زچہ اور بچے خاص توجہ اور امداد کے حقدار ہیں۔ تمام بچے خواہ وہ شادی سے پہلے پیدا ہوئے ہوں یا شادی کے بعد معاشرتی تحفظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے

دفعہ ۲۶ (۱) ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم مفت ہو گی۔ کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں۔ ابتدائی تعلیم جبری ہو گی۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا جائے گا اور لیاقت کی بنا پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لئے مساوی طور پر ممکن ہو گا

(۲) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشوونما ہو گا۔ اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہو گی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو ترقی دے گی۔ اور امن کو برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔

(۳) والدین کو اس بات کے انتخاب کا اولین حق ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔

دفعہ ۲۷۔ (۱) ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے ادبیات سے مستفید ہونے اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے

(۲) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے اُن اخلاقی اور مادی مفاد کا بچاؤ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی، علمی یا ادبی تصنیف سے جس کا وہ مصنف ہے حاصل ہوتے ہیں۔

دفعہ ۲۸۔ ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام میں شامل ہونے کا حقدار ہے۔ جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلان میں پیش کر دئے ہیں۔

دفعہ ۲۹۔ (۱) ہر شخص پر معاشرے کے حق ہیں کیونکہ معاشرے ہی میں رہ کر ہی اس کی شخصیت کی آزادانہ پوری نشوونما ممکن ہے۔

(۲) اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں ہر شخص صرف ایسی حدود کا پابند ہو گا۔ جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کرانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے یا جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامہ اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لئے قانون کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں۔

(۳) یہ حقوق اور آزادیاں کسی حالت میں بھی اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصول کے خلاف عمل میں نہیں لائی جا سکتیں۔ اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جا سکتی جس سے کسی ملک، گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی تخریب ہو۔ جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۰ نبوت ۱۳۴۵ھش (۳۰/۱۱/۱۹۶۶ء) تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں۔ پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا:-

جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی ایک مہینہ کی تخصیص نہیں اور جس مال پر ایک سال کا عرصہ گذر جائے اس مال پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض دوست برکت کی خاطر اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان میں ادا کیا کرتے ہیں۔

ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے براہ کرم اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقم ارسال فرما دیں۔ تاکہ حضور انور مستحقین میں تقسیم فرما سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے اموال میں برکت دے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ٹیکنیشن بننے کے لئے

الیکٹریکل۔ ریفریجریشن۔ ایئر کنڈیشننگ اور اے۔ ایم۔ آئی۔ ای (پاکستان) کی ٹریننگ حاصل کرنے کا

نادر موقعہ

میٹرک اور ایف ایس سی پاس طلبار جو سٹی اینڈ گلڈ لندن انسٹیٹیوٹ کے مندرجہ بالا کورسوں میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ان کے علاوہ میٹرک فیل یا مڈل پاس طلبار نے الیکٹریشن۔ ایئر کنڈیشننگ ریفریجریشن یا ریڈیو مکینک وغیرہ کے کورس کا داخلہ لینا ہو تو وہ پرنسپل لاہور پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ (منظور شدہ گورنمنٹ) ملائی ایم سی اے بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۸۱۷ لاہور کو عرضی بھجوا سکتے ہیں

ایک روپیہ بھیج کر پرنسپل صاحب سے پراسپکٹس بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے براہ راست پرنسپل صاحب سے خط و کتابت کریں۔

ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

ولادت

میرے بیٹے حسن علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی مورخہ ۱۳/۱۱/۶۶ کو عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ الاعلیٰ تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچی محمد عالم صاحب بادی گارڈ حضرت امیر المومنین کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

محمد علی دکاندار

گولبازار۔ ربوہ

بہترین مال — شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار ربوہ — بارعایت دام

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا انتخاب

نومبر ۶۷ء تا اکتوبر ۱۹۶۹ء

قائدین مقامی کے تقرر کی میعاد ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو چکی ہے مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ جلد از جلد قائد مجلس کا نیا انتخاب کر کے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔ انتخاب قائد مجلس کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مقرر ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہوگی۔

۱۔ قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مد نظر رکھنی ہوگی۔ کسی ایسے خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہوگا۔ جس میں اس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہو۔

۲۔ جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے۔ وہ پنج وقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راست باز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ داڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ داڑھی والا موزوں خادم نہ ملے۔ تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

۳۔ قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔

۴۔ مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیداران کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت تک سابقہ عہدیدار ہی برقرار رہیں گے۔

۵۔ یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے۔ (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ایسے موقع پر کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ اب کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو۔ تو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ایسے انتخابات کے موقع پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں۔ کسی نہ کسی کے حق میں اپنا ووٹ ضرور استعمال کیا جائے۔

۶۔ انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیدار قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

چونکہ مرکزی نمائندگان۔ قائدین علاقہ۔ قائدین اضلاع کا ہر جگہ بروقت پہنچنا ممکن نہیں۔ اس لئے امراء مقامی اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ قائدین مجالس کے انتخاب کے سلسلہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"سب دوست اپنے مفاد کے مد نظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں میں توجہ تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جاتا ہوں کہ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی۔ آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگوائیے اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی گئی ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

زد جام عشق

قوت پیدا کرنے کا مفید و مجرب نسخہ

قیمت ایک ماہ کورس ... ۲۰ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

الفضل

میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے!

جڑاؤ وساد سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور، فون نمبر ۲۶۲۳

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم

جے۔ پی۔ آئی

خاص کوالٹی و ڈرپ پگ سفید پورسلین،

جمیل پلاسٹک انڈسٹریز سرگودھا

ضروری اعلان

بل ماہ نومبر ۱۹۶۷ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر ۱۹۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ دسمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اطلاع

روزنامہ الفضل کے جو ایجنٹ حضرات اپنے بلوں کی رقوم بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتے ہیں وہ ازراہ کرم آئندہ اپنے ڈرافٹ آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ چنیوٹ کے ذریعہ بھجوایا کریں۔ کسی اور بنک کے ذریعہ ڈرافٹ نہ بھجوائیں۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کی صحت کافی عرصہ سے خراب ہے نیز خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے نیز خاکسار کو پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

(حکیم محمد اسماعیل ربوہ)

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جاسکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو

اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے روزوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجوہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے۔ روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے کہ میں بیمار ہو جاؤں گا میں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیا۔ پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا تو ضرور ضعف بھی ہو گا۔ اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور اسے ضعف نہ ہو بلکہ اس کے اندر طاقت اور قوت پیدا ہو جائے سوائے اس کے کہ اللہ کی طرف سے کسی کو یہ شان بطور اعجاز عطا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ مہینے متواتر روزے رکھے اور دو تین تولے سے زیادہ آپ کی غذا نہ ہوتی تھی بلکہ معجزانہ طور پر آپ کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی اس معجزانہ حالت سے الگ ہو کر کوئی آدمی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا جسے روزے سے ضعف نہ ہو اس لئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو کہ وضو کرنا اسے کوئی نقصان نہ دیتا ہو بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہوگی جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو اس میں روزہ ترک کر سکتا ہے کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے تو وہ بڑھ جائے گی۔

میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے۔

پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہو گا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ اسی طرح بعض بیماریاں دیکھنے میں بہت بڑی ہوں گی لیکن روزے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے روزہ ان میں ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔

اور بعض اوقات تو خود روزہ صحت کا باعث بن جاتا ہے میں اپنی ذات کے متعلق ہی بتاتا ہوں میں عام طور پر بیمار رہتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی بیماری کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کی سمجھ دی ہے کہ کس پر روزہ رکھنے سے کیا اثر پڑے گا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس میں غلطی نہیں کر سکتا۔ بلکہ بعض دفعہ میرا اندازہ بھی غلط نکلتا ہے انہی ایام میں میں نے اپنی حالت کا جب اندازہ لگایا تو میں نے محسوس کیا کہ اگر میں روزہ رکھوں تو میں برداشت نہیں کر سکوں گا مگو بیماری پر اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر میں نے پہلا روزہ رکھا جس سے نہ صرف کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ طبیعت میں بشاشت پیدا ہوئی۔ تب میں نے سمجھا اپنی بیماری کے متعلق جو میرا خیال تھا کہ شائد روزہ رکھوں تو کوئی نقصان نہ ہو وہ ٹھیک ہے اور جو خطرہ تھا کہ ممکن ہے نقصان ہو وہ غلط تھا پس جس بیماری پر روزہ کا کوئی اثر نہ ہو اس پر اس بیماری کا حکم عائد نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے روزہ ترک کر دیا جائے۔"

(الفضل ۳۰ر جنوری ۶۳ء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صوبائی کابینہ کا فیصلہ

لائل پور ۷ر دسمبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے پولیس حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ ناجائز اسلحہ برآمد کرنے کی مہم تیز کر دیں اور اس کی خرید و فروخت کو روکنے کے لئے موثر اقدامات کریں۔ پولیس حکام کو یہ معلوم کرنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے کہ یہ ناجائز کہاں تیار ہوتا ہے۔ اور کن ذرائع سے شہروں اور قصبوں میں لا کر فروخت کیا جاتا ہے یہ ہدایت صوبائی کابینہ کے ایک اجلاس میں ناجائز اسلحہ کی روک تھام پر غور کے دوران جاری کی گئی۔

سلیمان دیمرل کا اعلان

انقرہ ۷ر دسمبر۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سلیمان دیمرل نے اعلان کیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت ترکی کو قبرص ترک باشندوں کی حفاظت کرنے سے نہیں روک سکتی۔ اسے جزیرہ میں مداخلت کرنے کا حق حاصل ہے لہذا جب بھی ضرورت محسوس ہوگی وہ اس حق کو استعمال کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم محض ڈینگیں مار رہے ہیں وہ بھول میں ہیں وہ کل حکمران جسٹس پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ سے خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر سلیمان دیمرل نے کہا کہ ترکی کو قبرص میں مداخلت کا قانونی حق حاصل ہے۔ اور یہ حق اسے ۱۹۶۰ء کے معاہدہ زیورچ کے تحت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ قبرص اگر اس معاہدہ کو ترک کر دے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بھی اپنے حق کو ترک کر دیں۔

بھارتی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

نئی دہلی ۷ر دسمبر۔ بھارتی پارلیمنٹ میں کل انگریزی کو سرکاری زبان قرار دینے کے مسودہ قانون کو آگ لگا دی گئی۔ اور ایک گھنٹہ تک ایوان میں زبردست ہنگامہ ہوتا رہا۔ کسی ملک کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ زیر بحث مسودہ قانون کو آگ لگا دی گئی ہو۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کل جب جنوبی بھارت میں انگریزی کو سرکاری زبان کی حیثیت دینے کے بل پر بحث کا آغاز ہوا تو ایک جن سنگھی رکن مسٹر ...نے مسودہ قانون کو اچک لیا۔ اور اسے بھرے ایوان میں آگ لگا دی ارکان اس کارروائی سے ابتداء میں تو ششدر رہ گئے اور اس کے بعد انہوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا حتیٰ کہ سپیکر صورت حال کو معمول پر لانے میں کامیاب ہو گئے

دعائے مغفرت

مکرم عبد الحفیظ خان صاحب آف دیروال حال مقیم "عافیت منزل" دار الصدر غربی ربوہ کی اہلیہ بصری بیگم صاحبہ ۲۵-۲۶ر نومبر ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب حرکت قلب بند ہونے سے بعمر ۷۵ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۶ر نومبر کو ۵ بجے شام بعد نماز عصر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ غیر از جماعت خاندان سے تعلق رکھتی تھیں تاہم شادی کے بعد انھوں نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور خدا کے فضل سے اخلاص میں بہت ترقی کی بعد ازاں وصیت کرنے کی بھی توفیق پائی اور حسب وصیت بہشتی مقبرہ میں ہی دفن ہوئیں۔

بحمد للہ نماز روزہ کی بہت پابند اور خوش اخلاق تھیں۔ مرحومہ نے ۲ لڑکے ۵ لڑکیاں ۵ پوتے ایک پڑپوتا ۸ نواسے اور ۱۲ نواسیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت بلندی درجات کے لئے دعا کریں نیز مکرم عبد الحفیظ خان صاحب نے جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی بھی درخواست کی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴